TIGHT BINDING BOOK

UNIVERSAL
LIBRARY
OU_222581
UNIVERSAL
LIBRARY

OUP—391—29-4-72—10,000.

OSMANIA UNIVERSITY LIBRARY

Call No. ۸۹۱۵ ح ۳۱۴ Accession No. U 1634
م ۲۳۶ ۱

Author جلیل ، فصاحت جنگ

Title معراج سخن

This book should be returned on or before the date last marked below.

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

معراجِ سخن

یعنی

نعتِ شریف و منقبت و سلام وغیرہ

مصنفہ

جانشینِ امیر مینائی لکھنوی جلیل القدر نواب فصاحت جنگ بہادر جلیلؔ

اُستادِ اعلیحضرت حضور پُرنور نظام الملک

آصفجاہ سلطان دکن خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ

بحسن سعی مولوی عبدالغفور صاحب شررؔ ندوی مددگار ناظم ندوۃ العلما

باہتمام محمد داؤد نظامی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ طبع گرد

۱۳۲۷ھ

باراول ... جلد

جملہ حقوق محفوظ ہیں

وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ

…ed 1975

الحمد للہ کہ این گلدستہ ریاحین جنت مجموعہ نعت حضرت خاتم الرسالت محبوب رب زمن

موسوم بہ

معراجِ سخن

نتیجہ فکر

استاد السلطان نواب فصاحت جنگ بہادر جلیل جانشین امیر مینائی لکھنوی

در نظامی پریس واقع لکھنؤ باہتمام [illegible] طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حبیبِ پاک کسی کا خطاب کیا ہو گا — وہ لاجواب ہیں اُنکا جواب کیا ہوگا

مرے گناہ کو یاربّ نہ پوچھ رہنے دے — جو بے حساب ہے اُس کا حساب کیا ہوگا

مدارِ کار ہے حُبِّ رسولؐ پر۔ ورنہ — عمل ہزار ہوں اچھے ثواب کیا ہوگا

تمام اُمتِ عاصی کے جب ہو تم حامی — کسی پہ قہر کسی پر عذاب کیا ہوگا

جو آپکے ہے غلامِ مومنین اے شہِ کونینؐ — لحد میں اُس سے سوال جواب کیا ہوگا

لوائے حمد کے شایاں تمھیں ہو محشر میں — سوا تمھارے کوئی انتخاب کیا ہوگا

ہلال جلوہ نما ہو ہزار گردون پر — تمھارے ناخنِ پا کا جواب کیا ہوگا

بہشت مین تپشِ مہر کا گزر کیون ہے — جہان ہون آپ وہان آفتاب کیا ہوگا

جمالِ پاک کو دیکھینگے برملا دمِ حشر — تہِ نقاب رخِ آفتاب کیا ہوگا

خدا رسولؐ سے غفلت رہی اگر یون ہی — تو حال اے دلِ خانہ خراب کیا ہوگا

کلامِ نعت جو سنتا ہے وہ یہ کہتا ہے — کہ اِس طرح سخن انتخاب کیا ہوگا

جو مستِ نکہتِ زلفِ نبیؐ ہے اُسکا دماغ — رہینِ منّتِ مشک و گلاب کیا ہوگا

جلیل گوشۂ عزلت مین مشغلہ اپنا

بجز خیالِ رسالت مآبؐ کیا ہوگا

جمے یہ دل مین الٰہی خیال احمدؐ کا — کہ وہ خواب مین دیکھون جمال احمدؐ کا

تڑپ رہا ہون اسی آرزو مین برسون سے — خدا دکھائے مزار اب کے سال احمدؐ کا

کیا ہی کسنے اشارے سے چاند دو ٹکڑے — کہو فلک سے کہ دیکھے کمال احمدؐ کا

خدا نے بخشدی اُمت کو نعمتِ دارین — گیا نہ ایک بھی خالی سوال احمدؐ کا

فلک ہے در پئے ایذا خبر نہین اسکی — کہ ہے غلام یہ آشفتہ حال احمدؐ کا

جو لوگ شوقِ زیارت مین جان دیتے ہین — نصیب اُنھین ہے ہمیشہ وصال احمدؐ کا

فراق مین یہی صورت ہے اک تسلّی کی — زبان پہ نام ہو دل مین خیال احمدؐ کا

اُسیکے واسطے محشر مین سرفرازی ہے — زہے نصیب جو ہو پائمال احمدؐ کا

کلیم طور پہ جانیکی کیون کرین تکلیف — کہو کہ دیکھ لین آکر جمال احمدؐ کا

اِدھر اُدھر نہ بھٹکتا پھرون قیامت مین — اُٹھون تو ساتھ ہو یا ذوالجلال احمدؐ کا

خدا وہ روزِ مبارک تجھے دکھائے جلیل

کہ آئے قاصدِ فرخندہ فال احمدؐ کا

ہم بھلا تاریکیِ مرقد سے گھبرائینگے کیا　　خواجۂ عالم جمال اپنا نہ دکھلائینگے کیا

خنجرِ عصیان کے چرکے ہمکو تڑپائینگے کیا　　چارہ سازی سیدِ عالم نہ فرمائینگے کیا

بیخودی عشاق کی یہ پوچھیں تو کہنا اے صبا　　آپ آئینگے نہ جبتک آپ مین آئینگے کیا

اُمتی جلنے لگے کیون آفتابِ حشر مین　　دامنِ رحمت کے سائے مین آ جائینگے کیا

داغہائے عشقِ احمدؐ کو نہ رکھون دل مین کیون　　یہ شرارے پھول جنت کے نہ بنجائینگے کیا

بلبلون مین ذکرِ رخسارِ نبیؐ ہونے لگا　　رنگ و بو پر اب چمن کے پھول اترائینگے کیا

ہے فلک سے آمدن بارانِ رحمت کا نزول　　تربتِ سلطانِ دینؐ کے پھول مرجھائینگے کیا

اُٹھینگے حشر کے دن تیرے مستوں کو مگر
صور کے اونچے ترانے ہوش میں لائینگے کیا

تم شفیعِ عاصیاں ٹھہرے تو پھر میرے گناہ
سامنے داور کے مجرم مجکو ٹھہرائینگے کیا

حور کی پلکوں کا شانہ اس جگہ درکار ہے
اور شانے آپکی زلفوں کو سلجھائینگے کیا

ہاتھ خالی حشر میں جانے کا غم کیا اے جلیل
ہم وہاں شاہِ دوعالم کو نہ پاجائینگے کیا

سردارِ دوعالم شہِ ذیشان ہے ہمارا
سلطان ہیں گدا جسکے وہ سلطان ہے ہمارا

درپیش ہے گر مرحلہ حشر تو کیا غم
اللہ کا محبوب نگہبان ہے ہمارا

کیوں جائیں سوِ خلد مدینے سے نکل کر
فردوس سے بڑھکر چمنستان ہے ہمارا

کیا مرتبہ عشقِ محمد ہے نہ پوچھو
ہر داغِ جگر مہرِ سلیمان ہمارا

کیون سر نہ جھکے مصحفِ جہاں کر آگے ۔ کہتے ہین فرشتے بھی یہ قرآن ہے ہمارا

عالم کا تو قبلہ ہے شہا خانۂ کعبہ ۔ تو کعبۂ جان قبلۂ ایمان ہے ہمارا

ہم نرگسِ بیمار کے جن دن سے ہین بیمار ۔ جو درد ہے دل مین وہی درمان ہے ہمارا

محشر مین تہی دستیِ امت کا گلہ کیا ۔ کیا غم ہے کہ وہ شافعِ عصیان ہے ہمارا

بو کاکلِ مشکین کی صبا لاے خدارا ۔ معلوم تجھے حالِ پریشان ہے ہمارا

صحراے مدینہ کے خیارون کا ہی حصہ ۔ دامن ہے ہمارا نہ گریبان ہے ہمارا

کیا رنگ جمیل اشکِ خجالت نے دیا ہے ۔

گلزارِ ارم دامنِ عصیان ہے ہمارا

اک موجِ کرم دیدۂ گریان ہے ہمارا ۔ سادہ ورقِ نامۂ عصیان ہے ہمارا

تربت مین بھی آزاد ہین حضرت کی بدولت
جنت کا چمن گوشۂ زندان ہے ہمارا

قسمت پہ نہ کیون جلد ہو نازان شب معراج
حورون کے جلو مین شہِ خوبان ہے ہمارا

صد شکر دیا تاجِ شفاعت جسے حق نے
آقا وہ ہمارا ہے وہ سلطان ہے ہمارا

حلقے مین فرشتون کے عجب شان شہ کی
ہالے مین درخشان مہِ تابان ہے ہمارا

رخسارِ نبیؐ مین جو نظر مین دمِ گریہ
پھولون سے بھرا دامنِ مژگان ہے ہمارا

دندانِ مبارک کی شہادت ہوئی جب سے
ابرِ مژۂ تر گہر افشان ہے ہمارا

پوچھے جو کوئی مجکو تو ہوتا ہے یہ ارشاد
گم گشتہ و وارفتہ و حیران ہے ہمارا

روکا مجھے رضوان نے تو بولے شہِ والا
آنے دو اسے تم یہ ثنا خوان ہے ہمارا

ہم جاتے قدم سے سر زیارت کو چلے ہین
اخلاص و عقیدت سر و سامان ہے ہمارا

اُس تیغِ تبسم نے عجب کام کیا ہے — جو زخمِ جگر ہے گُلِ خندان ہے ہمارا

فریادِ جرس یہ نہیں اے قافلے والو — دل فرقتِ محبوب میں نالان ہے ہمارا

پلّے پہ ہیں جب آپ تو پھر خواجۂ عالم — سب حشر میں دیکھینگے کہ میدان ہے ہمارا

جان اپنی جلیل اُس گلِ رخسار پہ قربان

جس سے تر و تازہ چمنِ جان ہے ہمارا

دل تشنۂ دیدار ہے محبوبِ خدا کا — اِک عسکرِ بیمار ہے محبوبِ خدا کا

کیا حسن کی ہے جنسِ علی گرمیِ بازار — یوسف بھی خریدار ہے محبوبِ خدا کا

بو جسکی فرشتوں کے دماغوں میں بسی ہے — وہ گیسوِ خمدار ہے محبوبِ خدا کا

ہم صورتِ حق دیکھتے ہیں جس میں وہ لاریب — آئینۂ رخسار ہے محبوبِ خدا کا

سیراب از ل جس سے ہوے خضرؑ و مسیحا | وہ چشمۂ دیدار ہے محبوبِ خداؐ کا

جو بات ہے طیبہ مین کہان خلدِ برین مین | کچھ اور ہی گلزار ہے محبوبِ خداؐ کا

ممکن نہین خورشیدِ فلک آنکھ ملائے | روضہ وہ ضیابار ہے محبوبِ خداؐ کا

وہ روحِ امین جسکا ملائک مین ہے شہرہ | اک غاشیہ بردار ہے محبوبِ خداؐ کا

پڑھ لیتے ہین قسمت کا لکھا اسکی ضیا مین | وہ روے پُر انوار ہے محبوبِ خداؐ کا

عشاق جسے قبلۂ جان کہتے ہین اپنا | وہ ابروِ خمدار ہے محبوبِ خداؐ کا

جھکتے ہین سرِ افلاک نشینون کے بھی اسجا | کس شان کا دربار ہے محبوبِ خداؐ کا

آئے ہین مجھے دیکھنے کس شوق سے عیسیٰؑ | سنکر کہ یہ بیمار ہے محبوبِ خداؐ کا

کیون جاے سوِطور وہ اے حضرت موسیٰؑ | جو طالبِ دیدار ہے محبوبِ خداؐ کا

تربت مین نکیرین نہ چھیڑین کہ یہ عاصی دیوانہ و سرشار ہے محبوب خدا کا

ہر ذرّہ مدینے کا جلیل اپنی نظر مین
آئینۂ اسرار ہے محبوب خدا کا

افلاک پہ بھی نام ہے محبوب خدا کا چرچا سحر و شام ہے محبوب خدا کا

عاقل وہی۔ کامل وہی۔ ہشیار وہی ہے جو مست مئے جام ہے محبوب خدا کا

امّت کو لئے سائے مین اپنے دمِ محشر گیسوے سیہ فام ہے محبوب خدا کا

کہتی ہے جسے خلق کلیدِ درِ فردوس وہ نامِ خدا نام ہے محبوب خدا کا

شیدائی و سودائی و وارفتہ و حیران میرا دلِ ناکام ہے محبوب خدا کا

احمد یہ مین قربان محمد یہ تصدّق محبوب ہر اک نام ہے محبوب خدا کا

نبیوں سے ہوا ذکرِ شفاعت جو دمِ حشر
سب بولے کہ یہ کام ہے محبوبِ خدا کا

فردوس کو دیکھو۔ فلک و عرش کو دیکھو
یہ گھر۔ وہ در و بام ہی محبوبِ خدا کا

دیندار ہو کوئی کہ خطا کار ہو سب پر
یکساں کرم عام ہے محبوبِ خدا کا

کیوں اُمتِ مرحومہ نہ مقبولِ خدا ہو
یہ مذہبِ اسلام ہے محبوبِ خدا کا

جس پھول کی خوشبو سے معطر ہیں دو عالم
وہ عارضِ گلفام ہے محبوبِ خدا کا

محبوبِ خدا آپ ہیں بس اس سے سمجھ لو
کیا حسنِ دل آرام ہے محبوبِ خدا کا

احمد جو کہا منھ سے شفا پا گئے بیمار
کیا روح فزا نام ہے محبوبِ خدا کا

وہ کام کرو جس سے ملیں حشر میں ہم تم
اُمت کو یہ پیغام ہے محبوبِ خدا کا

کہتا ہے جلیل آج جسے سارا زمانہ
اک بندۂ بے دام ہے محبوبِ خدا کا

شکر کس منھ سے ادا ہو اس خدائے پاک کا — امتی جس نے کیا مجکو شہِ لولاک کا

کوئی مسجودِ ملائک ہے۔ کوئی سیاحِ عرش — مرتبہ پوچھو فلک والوں سے مشتِ خاک کا

بامِ قصرِ مصطفےٰ تک اُڑ کے پہنچے کیا مجال — اس جگہ ہے قطع شہپر طائرِ ادراک کا

جی میں ہے نذرِ رخ و گیسوے احمد کیجیے — یہ چشمِ تر کا آئینہ شانہ دلِ صد چاک کا

زہرِ عصیاں سے جو ہیں مسموم اُنکے واسطے — کام کر جاتا ہے نامِ مصطفےٰ تریاک کا

بہرِ تسکین شاہِ دیں کو دمبدم کرتا ہوں یاد — خود میں کرتا ہوں علاج اپنے دلِ غمناک کا

لکھ رہا ہی خامہ حضرت کی سواری کا جو وصف — ہر کشش ہی اک ترارہ توسنِ چالاک کا

گنبدِ خضرا کی رفعت نے یہ عقدہ حل کیا — سر خجالت سے جھکا رہتا ہی کیوں افلاک کا

چشمِ رحمت نے کیا میرے گناہوں کا وہ حال — حشر ہوتا ہے جو بجلی سے خس و خاشاک کا

ہوگئے جامے سے باہر فرطِ شادی سے اویسؓ پاکے خلعت آپ کی اُتری ہوئی پوشاک کا

دمبدم آتی ہے اس در سے مدینے کی ہوا بخیہ گر اچھا نہیں سینا جگر کے چاک کا

ہم گدایانِ محمدؐ کی نظر میں اے جلیل

مسندِ شاہی ہے اس کوچے میں بستر خاک کا

ردیف دال مہملہ

موسٰیؑ سے کہو دیکھ لیں رخسارِ محمدؐ اللہ کا دیدار ہے دیدارِ محمدؐ

اس درجہ بڑھی گرمیِ بازارِ محمدؐ اللہ ہوا آپ خریدارِ محمدؐ

سوتے سے جگا دے مری قسمت کو الٰہی سوتے میں دکھا دے مجھے دیدارِ محمدؐ

قسمت دلِ صدچاک کی دم بھر میں سُلجھ جائے الجھیں جو کہیں گیسوِ خمدارِ محمدؐ

جنّت کو کہین ڈھونڈنے جانا تو نہین ہے　　دیکھو نہ وہ کیا ہے پسِ دیوارِ محمدؐ

ملتی ہے سزا کے عوض آسائش کونین　　صد شکر کہ ہون بھی تو گنہگارِ محمدؐ

کہدو کہ بلا ئین نہ مجھے خلد مین حوُرین　　اچھا ہون تہِ سایۂ دیوارِ محمدؐ

گذرے جو شرم اُدھر عاشقِ گیسو　　لینے کو بڑھا سایۂ دیوارِ محمدؐ

پی جاے اگر چشمۂ کوثر بھی وہ سارا　　سیراب نہو تشنۂ دیدارِ محمدؐ

یہ منھ نہین یا رب جو کہون در پہ جگہ دے　　ہوجائے ٹھکانا پسِ دیوارِ محمدؐ

لطفِ شبِ معراج بڑھانے کیلئے ہین　　وہ لٹکے ہوے گیسوِ خمدارِ محمدؐ

قبلے کی نہین سمت جو معلوم تو کیا غم
ہین یاد جبیں ابروِ خمدارِ محمدؐ

ردیفِ نون

سب جنھین سیدِ مکی مدنی کہتے ہین
اُنسے ہم حضرتِ موسیٰ ارِنی کہتے ہین

تیرِ مژگان سے کیا طائرِ سدرہ کو شکار
اللہ اللہ اسے ناوک فگنی کہتے ہین

جان دیتے ہین جو بے دیکھے شہِ بطحاؐ پر
آفرین اُنکو اویسِ قرنی کہتے ہین

عرشِ اعظم کو ہلا دیتے ہین عشاقِ رسولؐ
یا محمدؐ جو دمِ نعرہ زنی کہتے ہین

اور تو جائین مدینے کو رہین ہم محروم
دیکھ اے چرخ اسے دل شکنی کہتے ہین

ہند مین تن ہے مرا جان مری طیبہ مین
اسکو عشاق غریب الوطنی کہتے ہین

ہو نظرِ لطف کی بہرِ شہِ جیلانؓ مجھ پر
جنکو سب لوگ حسینی حسنی کہتے ہین

چار یار آپ کے حامی مرے ہو جائین جنھین
عمرؓ و حیدرؓ و صدیقؓ و غنیؓ کہتے ہین

کیا کہون کون ہین جنکے لئے دیوانہ ہون　　سب اُنھین سیّدِ مکّی مَدنی کہتے ہین

نعتِ احمد مین چمن خوب کھلایا ہے جمیلؔ

بارک اللہ اسے رنگین سخنی کہتے ہین

اِسطرف گلشنِ طیبہ سے ہوائین آئین　　" اُسطرف جھومکے رحمت کی گھٹائین آئین

راہ لی مین نے جو طیبہ کی نکلکر گھر سے　　بارک اللہ کی گردون سے ندائین آئین

دیکھکر گنبدِ خضرا جو مجھے غش آیا　　حورین فردوس سے لینے کو بلائین آئین

عشقِ احمد مین مصیبت کو بھی رحمت سمجھا　　ٹرھکے لین مین نے فلک سے جو بلائین آئین

اے زہے قربِ سرِ عرش جو حضرت پہونچے　　اُدنُ مِنّی کی لگاتار صدائین آئین

کسکا دیوانہ ہون یارب کہ دمِ جامہ دری　　خلد کی چاک گریبان سے ہوائین آئین

اے نسیمِ چمن کوئے رسولِ عربی
سچ بتا تجھکو کہاں سے یہ ادا ئین آمین

زلفِ مشکین کا جو تھا دھیان دمِ فکرِ سخن
میرے ہر شعر مین پرو ئی نکہت آمین

اُس مسیحا کا جو بیمار ہوا اُسکے لئے
غیب سے دردِ محبت کی دوا ئین آمین

مشکلین اُڑ گئین گم ہو گئین معدوم ہوئین
سامنے عفو کے جب میری خطائین آمین

ہجر مین شاہِ رسل کے جو ہوا مین گریان
موتی برساتی ہوئی مجھپہ گھٹا ئین آمین

نامِ احمد جو لیا وقتِ مناجاتِ جلیل
ہو کے مقبول مرے لب پہ دعا ئین آمین

ردیفِ واو

اے مرے شاہِ باصفا نورِ خدا تمہین تو ہو [۱۲]
حسنِ ازل ہے آئنہ جلوہ نما تمہین تو ہو

شانِ جمالِ کبریا تاجِ وقارِ انبیاؑ   کہتے ہین جنکو مصطفےٰ صلِّ علیٰ تمھین تو ہو

روح رواں سے تم سوا حورِ جناں سے تم سوا   دونوں جہاں سے تم سوا بعدِ خدا تمھین تو ہو

تم ہو خدا کو دیکھتے خلق ہے تمکو دیکھتی   قبلۂ جاں تمھین تو ہو قبلہ نما تمھین تو ہو

آتشِ عشق ہے مشتعل سوزِ دروں ہے متّصل   کس سے کہوں میں حالِ دل دلکی دوا تمھین تو ہو

غم سے تپاں ہمین تو ہیں سوختہ جاں ہمین تو ہیں   تشنہ دہاں ہمین تو ہیں آبِ بقا تمھین تو ہو

احمدِ پاک جب کہا دل کو قرار آ گیا   نام میں جسکے ہے شفا نامِ خدا تمھین تو ہو

دی جو خدا سے آگہی مٹ گئی سبکی گمرہی   خضر بھی کہتے ہیں یہی راہنما تمھین تو ہو

منہ سے کچھ اب تو بولدو وقت لبوں سے کھولدو   عقدہ مرا ابھی کھولدو عقدہ کشا تمھین تو ہو

دونوں جہاں میں رات دن پھیلی ہے کسکی روشنی   پردے میں مہر و ماہ کے جلوہ نما تمھین تو ہو

دست کرم ہے خلق پر لسے خدا پہ ہے نظر		سب مین ملے تھین تو ہو سب سے جدا تھین تو ہو

حشر مین ایک شور اٹھا جب یہ جلیل نے کہا

اے مرے شاہ با صفا نورِ خدا تھین تو ہو

ہے یہ امید رسولِ دوسرا سے مجھ کو		بخشوا لینگے قیامت مین خدا سے مجھ کو

یادِ گیسو سے بہل جائیگا دل تربت مین		چھوڑے جاتے ہین اندھیرے مین بلا سے مجھ کو

ہجر سے جان نکلجانے مین کیا باقی تھا		آپ نے آکے چھڑایا ہے قضا سے مجھ کو

لے اڑے ہند سے طیبہ کو مجھے مثلِ غبار		ہے یہ امید مدینے کی ہوا سے مجھ کو

جانتے ہین کہ یہ ہے میری محبت کا فقیر		دیکھتے جاتے ہین شاہانہ ادا سے مجھ کو

اور ہی جادو سمایا ہے مری آنکھون مین		کیون ملاتے ہین حسین ناز و ادا سے مجھ کو

مین بھی اک طالبِ دیدار ہون موسیٰ کیطرح | ہان لُٹا دو نگہِ ہوش ربا سے مجھ کو

چھاگلین کھولدون چھالونکی ہین کانٹون کیلیئے | کہ زبان خشک دکھاتے ہین یہ پیاسے مجھ کو

آپ ہی کہدین مرا حال خدا کے آگے | بات کرنیکی نہین تاب حیا سے مجھ کو

اس ہواخواہ کو سرکار بلائین تو سہی | پائینگے چار قدم آگے ہوا سے مجھ کو

التجا دلکی یہ ہے مین ہون تمھارا مجرم | باندھ لو پھر خدا زلفِ دوتا سے مجھ کو

تابشِ مہرِ قیامت سے بچائیگا مجھے | ہے یقین آپکے دامانِ قبا سے مجھ کو

نعت گوئی مین مری کیون نہو تاثیر جلیل

فیض ہے آمین امیر الشعرا سے مجھ کو

آنکھ اُس شہِ خوبان کی لگا لیگئی دلکو اک شوخ پری تھی کہ اُڑا لیگئی دل کو

نامہ جو لکھا مین نے کہ لیجائے مدینے نامے کی جگہ بادِ صبا لیگئی دل کو

جس کاکلِ شکین سے ہے وابستہ دو عالم وہ کاکلِ محبوبِ خدا لے گئی دل کو

ہے جان کو یہ شک کہ مین رہگئی پیچھے اُن کی نگہِ ہوش رُبا لیگئی دل کو

ڈھونڈون اُسے جنت مین کہ سدرہ مین الٰہی کس سمت مدینے کی ہوا لیگئی دل کو

شاہون کیلیے فخر ہے جس شہ کی غلامی اُس شاہ کی شاہانہ ادا لیگئی دل کو

روضے پہ نیا پھول چڑھانا تھا جو منظور طیبہ کی ہوا آکے اُڑا لیگئی دل کو

اے کاش کرے پیشکشِ سرورِ عالم وہ زلف جو مٹھی مین دبا لیگئی دل کو

اشکون مین بہتا دل کا کہان اے غمِ ہجران اک سیلِ روان تھی کہ بہا لیگئی دل کو

حورون نے جلیل آپ کو دیکھا تو یہ بولین

وہ آنکھ وہ چتون وہ حیا لیگئی دل کو

ردیف ہاے ہوّز

واہ کیا حُسن ہے کیا شان ہے اللہ اللہ
دل تو کیا جان بھی قربان ہے اللہ اللہ

دیکھیے دیکھیے ماہِ مدنی کا جلوہ
شان کے ساتھ عجب آن ہے اللہ اللہ

فرش سے عرش تک اک نور کا عالم دیکھا
وصلِ محبوب کا سامان ہے اللہ اللہ

آج کیا ذکر فرشتون کا کہ اللہ کو بھی
دیکھنے کا ترے ارمان ہے اللہ اللہ

دونون عالم مین بچھا خوانِ کرم ہے جسکا
آج وہ عرش پہ مہمان ہے اللہ اللہ

فرق پر جسکے ہوا تاجِ شفاعت موزون
دیکھنا یہ وہی سلطان ہے اللہ اللہ

جسپہ جن و ملک حور و پری صدقے ہین مصطفےٰ نام وہ انسان ہے اللہ اللہ

دیکھکر حسن ترا آنکھ ہر اک اختر کی صورت آئنہ حیران ہے اللہ اللہ

جلوۂ پاک کبھی خواب مین دیکھا تھا جلیل

جب سے لب پر مرے ہر آن ہے اللہ اللہ

ردیفِ یائے تحتانی

ہم اپنا آپکا پاتے تو آتے اپنی آنکھوں سے گہر شکون کے وضے پر چڑھاتے اپنی آنکھوں سے

زیارت کی تمنا مین خیالِ رنج و راحت کیا کڑی جو راہ مین پڑتی اُٹھاتے اپنی آنکھوں سے

نظر آتا کوئی تنکا اگر یثرب کی گلیوں مین اُٹھاتے اپنی پلکوں سے لگاتے اپنی آنکھوں سے

جلا کر شمع سان دل کو مزہ لیتے محبت کا کھڑے روضے پہ ہم آنسو بہاتے اپنی آنکھوں سے

درو دیوار کے انوار نظر و نمین سما جاتے — وہ نقشہ اپنے دلپر کھینچ لاتے اپنی آنکھوں سے

خدا کرتا کبھی حضرت سے آنکھیں چار ہو جاتین — ہم اپنا دردِ دل سب کہہ سناتے اپنی آنکھوں سے

کہاں تھین ایسی آنکھیں جنکا سر خاکِ در ہوتی — تبرکِ جان کر اسکو لگاتے اپنی آنکھوں سے

یہ سنتے ہین کہ آنسو موتیوں مین تولے جائینگے — مزہ ہوتا جو ہم دریا بہاتے اپنی آنکھوں سے

تصور گر اٹھاتا بھی تو رو کر پھر جما لیتے — ہم اپنے پیارے روٹھے کو مناتے اپنی آنکھوں سے

سنا ہے خاک پہ جب لوٹ جاتا گوشۂ دامن — فرشتے دوڑ کر اسکو اٹھاتے اپنی آنکھوں سے

وہ آتے خواب مین تو پتلیاں قدمونسے مل لیتے — ہم اپنی سوتی قسمت کو جگاتے اپنی آنکھوں سے

بلا سے ہوش جاتے دیکھ تو لیتی نگہ اُن کی — ہمین وہ کاش دیوانہ بناتے اپنی آنکھوں سے

نگاہِ لطف ہی کافی تھی بیمارِ محبت کو — نہ سنتے حال لیکن دیکھ جاتے اپنی آنکھوں سے

جلیل اشکِ ندامت جوش پر آتے تو کیا کہنا
ہم اپنی بگڑی حالت کو بناتے اپنی آنکھوں سے

ہائے پھر آج مدینے کی فضا یاد آئی
حالت ایسی ہوئی دل کی کہ قضا یاد آئی

خلد کو دیکھ کے دل ٹوٹ گیا سینے میں
وہ تجلی گہِ محبوبِ خدا یاد آئی

سُن کے بیمار دیا مژدۂ دیدار مجھے
دردِ دل کی مرے عیسیٰ کو دوا یاد آئی

بھول بیٹھا میں دو عالم کو ہوا یہ عالم
جب تمہاری نگہِ ہوش ربا یاد آئی

ہچکیاں نزع میں بار بار مجھے کیوں آنے لگیں
میرے سرکار کو اسلام مری کیا یاد آئی

نفسِ سرد کے جھونکے جو غمِ شہ میں چلے
ٹھنڈی ٹھنڈی وہ مدینے کی ہوا یاد آئی

جان لیتی تھی درازی شبِ تنہائی کی
رات کیا کیا مجھے وہ زلفِ دوتا یاد آئی

ایسے بھولے کہ بلایا نہ ابھی تک مجھکو — ہائے اُن کو مری حالت نہ ذرا یاد آئی

پھر بہار آئی ہوئے زخم مرے دل کے ہرے — پھر مجھے گنبدِ خضرا کی فضا یاد آئی

پھر وہ ماہِ مدنی پھرنے لگا آنکھون مین — پھر وہ انداز وہ چتون وہ ادا یاد آئی

پھر ہوا حسرت و ارمان و تمنا کا ہجوم — پھر وہ بھولی ہوئی بزمِ رفقا یاد آئی

آنکھ بھر آئی جہان سامنے پانی آیا — پیاس مین حالتِ شاہِ شہدا یاد آئی

کیون تڑپنے لگے آوازِ اذان سُنکے جلیل
کونسی بات تمھین مردِ خدا یاد آئی

۱۸

مے عشقِ محمدؐ کی مرے دل مین بھری ہے — اُتری ہوئی اِس شیشۂ نازک مین پری ہے

مین یاد مین رخسار کی آہین نہین کرتا — ڈالی لئے پھولونکی نسیمِ سحری ہے

پیری مین بھی ہے دلکی تمنا ہی باقی — ٹوٹی ہوئی ہے شاخ مگر اب بھی ہری ہے

کیا حسرتِ دیدار کہون عیسیِٔ دوران — آنکھون مین دم اٹکا ہے دمِ چارہ گری ہے

معراج مین تھی جو دم دیدارِ الٰہی ابتک وہی مستی تری آنکھو نمین بھری ہے

دُنیا کی نہ خواہش ہے نہ عقبیٰ کی تمنّا وہ اور ہوا ہے جو مرے سر مین بھری ہے

سختی ہی بہت ہجر مین بیخود مجھے کردے اب وقت خبر لینے کا اے بیخبری ہے

نام آپکا لے لیکے جو کرتا ہون مین نالے عالم کو تماشا مری شوریدہ سری ہے

کیا ہوش ربا ہی ترے روضے کا نظارہ بے پردہ در پردہ وہی جلوہ گری ہے

قربان ہوئی جاتی ہے احمدؐ یہ خدائی اے حُسنِ ازل سب یہ تری جلوہ گری ہے

کہتے ہین شہِ دین کہ خبر لون تری کیونکر

تجکو تو جلیل آٹھ پہر بے خبری ہے

سوزِ دل کی مجھے ملجاے دوا تھوڑی سی یا نبیؐ دیجیے دامن کی ہوا تھوڑی سی

حال ستون کا ترے دیکھ کے رشک آتا ہے — اس طرف بھی نگہِ ہوش ربا تھوڑی سی

کیوں کوئی دولتِ دارین خدا سے مانگے — دل میں ہو الفتِ محبوبِ خدا تھوڑی سی

جان بلب ہو کے چلا ہوں میں زیارت کیلئے — دے مری عمر کو اللہ وفا تھوڑی سی

جان سے بڑھکے مجھے داغ محبت ہے عزیز — کاش اس پھول میں ہو بوئے وفا تھوڑی سی

بوئے محبوب جو پاؤں تو میں جی جاؤں ابھی — تو ہی تکلیف کر اے بادِ صبا تھوڑی سی

لوٹنے کی قدمِ پاک پہ حسرت ہی رہی — دو اجازت مجھے اب بہرِ خدا تھوڑی سی

در بدر پھر کے میں آیا ہوں درِ اقدس پر — بیٹھ رہنے کو مجھے چاہیے جا تھوڑی سی

مانگتا ہے کوئی دنیا کوئی عقبےٰ تم سے — عرض میری بھی ہے شاہِ دوسرا تھوڑی سی

زائرو جلوہ گہِ پاک ہے مقبول جگہ — مانگ لینا مرے حق میں بھی دعا تھوڑی سی

مین تمھین دیکھکے تڑپا جو بھری محفل مین
ہے خطا دلکی سوا میری خطا تھوڑی سی

پاکے مین ساقیِ کوثر کو یہ کرتا ہون سوال
اے عطا پاش ادھر بھی ہو عطا تھوڑی سی

حضرت آئے ہین دمِ نزع زیارت کر لون
کاش اس دم مجھے مہلت دے قضا تھوڑی سی

مجکو آئینۂ خاطر کی جلا کرنا ہے
یا نبی چاہیے خاکِ کفِ پا تھوڑی سی

لے لیا ہمنے صلے مین چمنِ خلد جلیل
کرکے موزون شہِ والا کی ثنا تھوڑی سی

مجھے دردِ دلکی دوا چاہیے
غبارِ رہِ مصطفیٰ چاہیے

مدینے تک آئے ہین مرکے ہم
پئے قبر تھوڑی سی جا چاہیے

یہ کہتی ہین آنکھین کہ دیدار کو
جمالِ حبیبِ خدا چاہیے

محبت نے جو کچھ کیا دل کے ساتھ
مزے کا ہے قصہ سُنا چاہیے

جسے چاہتے تھے اُسے پا گئے
اب اسکے سوا اور کیا چاہیے

مدینے پہونچنا ہے دشوار کیا
دلِ زار فضلِ خدا چاہیے

سفر مین تو جب رہیے ساتھ ساتھ
کہ ہون نا بلد رہنما چاہیے

یہ پیکِ تصور سلامت رہے
نہ قاصد نہ بادِ صبا چاہیے

صبا کیا کھلائیگی دل کی کلی
تمھاری گلی کی ہوا چاہیے

طبیبون سے مین کیا کہون دردِ دل
مجھے کوئی درد آشنا چاہیے

ہوس نعمتِ دو جہان کی نہین
مجھے خواجۂ دو سرا چاہیے

مزے سے کوئی درد خالی نہین
مگر اپنے دل مین مزا چاہیے

یہ کہتی ہے پابوس کی آرزو　　کہ دل مین ترا نقشِ پا چاہیے

بُلا لینگے حضرت تمھین بھی جلیل

مگر صدقِ دل سے دعا چاہیے

خواب ہی مین ہو کسی دن جلوہ گر یا مصطفٰے　　ڈھونڈتی ہی تمکو آنکھوں مین نظر یا مصطفٰے

مسکرا کر دیکھ لو گر اک نظر یا مصطفٰے　　پھول ہو جائین مرے زخمِ جگر یا مصطفٰے

دردمندون پہ ہو کچھ ایسی نظر یا مصطفٰے　　درد خود ہو جاے اپنا چارہ گر یا مصطفٰے

نام لیوا آپکا ہون اور کچھ آتا نہین　　رات دن یا مصطفٰے شام و سحر یا مصطفٰے

گر نگاہِ خلق سے پردہ تمھین منظور ہے　　میری آنکھون مین رہو مثلِ نظر یا مصطفٰے

ہو نمک افشان کسی دن آپکا حُسنِ ملیح　　چاہتا ہون لذتِ زخمِ جگر یا مصطفٰے

ایک خلوت گاہ ہے اور اک تجلی گاہ ہے
دیدۂ و دل آپ کے دونوں ہیں گھر یا مصطفیٰ

چشمِ تر لیکر چلے ہیں ہم زیارت کیلئے
اس سے چھڑ کینگے تمھاری رہگزر یا مصطفیٰ

آپکی فرقت میں دو ٹکڑے دلِ پُر داغ ہے
یہ نیا روشن ہوا شق القمر یا مصطفیٰ

اک ذرا گوشِ توجہ اپنے بسمل کیطرف
کہہ رہے ہیں کچھ لبِ زخمِ جگر یا مصطفیٰ

زندگی اپنی جو یون گذرے تو پھر کیا بات ہے
ہم تو ہون بیمار تم ہو چارہ گر یا مصطفیٰ

شوق میں ہم یاد کرتے ہیں تمھیں کس طرح
یا نبیؐ یا شاہ یا خیر البشر یا مصطفیٰ

اور ہے وہ کون جو سردار جنت کا بنے
آپ ہیں یا آپکے نورِ نظر یا مصطفیٰ

ڈھونڈ لینا تمکو محشر میں کوئی مشکل نہیں
تم جدھر ہوگے خدا ہوگا اُدھر یا مصطفیٰ

کون ہی جو آپکے جلوے کا دیوانہ نہیں
رات دن چکر میں ہیں شمس و قمر یا مصطفیٰ

اور تو کوئی نہین ہے میرے رنج کا علاج　　پائے قدس سے ملو مین چشم ترا مصطفیٰ

خواب مین دیکھا ہی جب سے بڑھ گیا ہی شوق دید　　نکلی پڑتی ہی آنکھوں سے نظیر یا مصطفیٰ

میرے دل مین ہے سہرے آنیکو تصور آپکا　　پھر اٹھا تعظیم کو درد جگر یا مصطفیٰ

کھہ گئی کیا زیر لب تیغ تبسم آپ کی　　مسکرائے کیون مرے زخم جگر یا مصطفیٰ

درد دل کا کوئی کیون پوچھے مسیحا سے علاج　　وہ بھی کہتے ہین کہ تم ہو چارہ گر یا مصطفیٰ

اس جلیل خستہ جان کا خاتمہ بالخیر ہو

دم نکلجائے تمھارے نام پر یا مصطفیٰ

۴۲

الٰہی عشق دے اسکا مدینے کا جو سلطان ہے　　محمد نام ہی تاج رسل ہی شاہ خوبان ہے

محمد قبلۂ ہر دو جہان ہے کعبۂ جان ہے　　انیس بیکسان ہی چارہ ساز دردمندان ہے

زہے تقدیر اُمّت کی کہ وہ پیارا نبی پایا — یتیموں کا جو وارث ہے جو ملجائے غریباں ہے

حوادث لاکھ ہوں کیا خوف مشتاقانِ شیدا کو — نبی کا جو فدائی ہے خدا اسکا نگہباں ہے

عجب تاثیر ہے صلِّ علیٰ نامِ محمّد میں — غذائے روحِ انساں ہے دوائے دردِ عصیاں ہے

خیالِ مصطفےٰ کو لیکے میں جاتا ہوں محشر میں — نہ طاعت ہے نہ تقویٰ ہے یہی بخشش کا ساماں ہے

سواری دیکھکر شہ کی یہ کہتے تھے فرشتے بھی — یہی فخرِ دو عالم ہے یہی محبوبِ یزداں ہے

مرا کیا منہ ہے جو دعویٰ کروں اُسکی محبّت کا — خدا جسکا ثنا خواں ہے خدائی جس پہ قرباں ہے

وہ خاصانِ خدا جنکو ملا رتبہ رسالت کا — سب اخوانِ محمّد ہیں محمّد فخرِ اخواں ہے

زیارت کی تمنّا ہے جو تم چاہو تو پوری ہو — مجھے مشکل سے مشکل ہے تمھیں آساں سے آساں ہے

بھٹک سکتا نہیں کوئی تمھاری پیروی کرکے — کہ جو نقشِ قدم ہے وہ چراغِ راہِ ایماں ہے

بحقِ احمدؐ و آلِ محمدؐ بخشدے اِس کو

جلیلِ خستہ یارب مغفرت کا تجھ سے خواہاں ہے

تمھارے ہاتھ میں شیشہ ہے مے ہے جام بھی ہے
مری ہے عرض کہ حاضر یہ تشنہ کام بھی ہے

دوالے درد کی یارب کمی نہیں مجھ کو
ترا کلام بھی ہے مصطفےٰ کا نام بھی ہے

پکارتے ہیں ملک میری نعت گوئی پر
کہ نور کی ہے زبان نور کا کلام بھی ہے

رسول سب ہیں مگر میں ہوں جسکا شیدائی
رسول بھی ہے رسولوں کا وہ امام بھی ہے

ہلالِ عید ہے کعبہ ہے ابروِ خمدار
عدو جو آئے تو شمشیرِ بے نیام بھی ہے

بہت سے پھول ہیں دامن میں نذرِ تربت کو
درود بھی ہے عقیدت بھی ہے سلام بھی ہے

ہر اک صفت کی ہے تکمیل عہدِ طفلی سے
خدا کی شان مہِ نو مہِ تمام بھی ہے

بیاضِ دیدۂ قدسی سے ہے صبح طیبہ کی
تو چشمِ حور کی پتلی یہان کی شام بھی ہے

مزارِ پاک کے پروانے کچھ بشر ہی نہین
کہ صبح و شام فرشتون کا ازدحام بھی ہے

یہ ہے کمالِ معیت کہ فرش سے تا عرش
خدا کا نام جہان ہے نبیؐ کا نام بھی ہے

جلیل سے شہِ کونینؐ خوب واقف ہین
کہ امتی بھی ہے شیدا بھی ہے غلام بھی ہے

مشامِ جان مین جو پہونچی ہے بو مدینے کی
تو رنگ لائی ہے کیا آرزو مدینے کی

شمیمِ نافۂ زلفِ نبیؐ کی شرکت سے
دلون کو وجد مین لاتی ہے بو مدینے کی

ہزار بار مدینے کا مین نظارہ کرون
نجائے دل سے مگر آرزو مدینے کی

جو راہ مین کسی بیمار کو غش آتا ہے
تو اسکے ہوش مین لاتی ہے بو مدینے کی

ہوس بہشت کی طیب کے رہتے کیا ہوگی کہ خود بہشت کو ہے آرزو مدینے کی

خدا رسولؐ کی الفت کا مقتضیٰ یہ ہے طلب حرم کی رہے جستجو مدینے کی

بہت سُنا چکے افسانے طور سینا کے بس اب کلیم کرو گفتگو مدینے کی

یہ اپنا ذوق ہزار ہدیہ اپنی فطرت ہے تجھے جنان کی مجھے آرزو مدینے کی

رہ طلب میں جو تھک جائیں پائے شوق مرے تو ہوش اُڑ کے کریں جستجو مدینے کی

جلیل حکم ادب ہے یہ شاعروں کیلئے

لکھے نہ مدح کوئی بے وضو مدینے کی

چاہتا ہوں درِ محبوبؐ پہ ہو جا میری پوری ہو جائے الٰہی یہ تمنا میری

سُنکے بیمارِ غمِ عشقِ رسولِ عربی روز آتے ہیں عیادت کو مسیحا میری

عرض کرنیکی نہ طاقت ہے نہ حاجت شاہا
جانتے آپ ہین جو کچھ ہی تمنا میری

طور پر تمنے جو دیکھا وہ رُخِ احمد مین
دیکھتی ہی نظر اے حضرت موسیٰ میری

مین سو گنبدِ خضرا جو نظر کرتا ہون
آنکھ پڑتی ہے سرِ عرشِ معلّیٰ میری

ہجر مین گریہ ہی۔ فریاد ہی بیتابی ہے
دیکھتے کاش یہ حالت شہِ بطحا میری

بارگاہِ نبوی مین جو گزر ہو تیرا
اے صبا بات کوئی بھول نہ جانا میری

خارِ صحرائے مدینہ کی جنون مین ہے تلاش
چاہتی ہے وہی نشتر رگِ سودا میری

لبِ جان بخش سے امداد نہ چاہون کیونکر
جان لیتی ہے تری نرگسِ شہلا میری

رہ کے طیبہ مین بھی طیبہ کی طلب باقی ہے
پیاس بجھتی نہین یارب لبِ دریا میری

مین جو مداحِ نبی ہون تو فرشتون مین جلیل
دھوم ہی تعریف ہے قدر ہے کیا کیا میری

۲۶

باغِ طیبہ سے جو بادِ سحری آتی ہے — دلِ دیوانہ یہ کہتا ہے پری آتی ہے

لیکے زائر جو مدینے کی خبر آتے ہین — مژدہ دینے کو مجھے بے خبری آتی ہے

وردِ مازاغ سے دیتا ہون تسلّی دل کو — یاد جب آنکھ وہ اعجاز بھری آتی ہے

کرمِ ساقیِ کوثر ہے کہ ہر روز یہان — اک صراحی مِے کوثر سے بھری آتی ہے

فیض پہونچا ہے چمن مین ترے دیوانون سے — کہ گلون کو روشِ جامہ دری آتی ہے

شعلہ اُٹھتا ہے جو سینے سے غمِ حضرت مین — لیکے پانی مری آنکھونکی تری آتی ہے

شکر ہے فیض سے اُس بحرِ رسالت کے جلیل

کشتیِ امید نظر مجکو ہری آتی ہے

۲۷

دیکھکر شہ کو پکارینگے قیامت والے — اسطرف بھی نظر او تاجِ شفاعت والے

کیا غلاموں پہ عنایت ہے کہ محشر میں حضور
کہتے پھرتے ہیں کہاں ہیں مری اُمّت والے

میں جو طیبہ کے تصور میں رہا کرتا ہوں
رشک کرتے ہیں مرے حال پہ جنت والے

آستاں بوسیِ حضرت ہے میسر جنکو
سچ تو یہ ہے کہ وہی لوگ ہیں قسمت والے

اللہ اللہ یہ وہ بارگہِ عالی ہے
سر جھکاتے ہیں جہاں شوکت و حشمت والے

حشر میں دیکھ کے اُس قامتِ رعنا کی ادا
کیا قیامت نہ اُٹھائینگے قیامت والے

یا نبی اب تو ذرا جلوہ نمائی ہو جائے
دل کو تھامے ہوئے حاضر ہیں زیارت والے

سیر ہوتے ہیں نہ وہ ہوش میں آتے ہیں کبھی
بادۂ عشقِ محمد کے جو ہیں متوالے

جس طرح مہر سے روشن ہوں ستارے یونہی
فیض پاتے ہیں ترے در سے کرامت والے

مل گیا دامنِ محبوب کا سایہ اُن کو
سب سے اچھے رہے محشر میں محبت والے

ناز اسپر ہے کہ ہین اُنکے غلامو نمین حلیل

اہلِ تقویٰ ہین نہ ہم زُہد و عبادت والے

کٹے عمر صلِّ علےٰ کہتے کہتے ۳۸ اُٹھون حشر مین مصطفٰے کہتے کہتے

محمدؐ کو پایا خدا کہتے کہتے خدا ملگیا مصطفٰے کہتے کہتے

بڑا کام نکلے اگر جان نکلے زبان سے حبیبِ خدا کہتے کہتے

پیامِ تمنّا نہ پوچھو ہمارا کہ تھک تھک گئی ہے صبا کہتے کہتے

وہ لذّت بھرا تھا مدینے کا قصّہ مجھے ہائے غش آگیا کہتے کہتے

سراپا زبان شمع سان بنگیا ہون غمِ ہجر کا ماجرا کہتے کہتے

ہوئین مشکلین سب غریبونکی آسان محمدؐ کو مشکل کُشا کہتے کہتے

عجب حال ہوگا جو روضے پہ اُنکے ۔ مین پہونچونگا روحی فدا کہتے کہتے

کچھ ایسا ہوا رعب وقت حضوری ۔ زبان رک گئی مدعا کہتے کہتے

ہوئے داخل خلد عشاق خود کو ۔ غلام شہ انبیا کہتے کہتے

جلیل آ گئے وجد مین سب فرشتے

ترے شعر پر مرحبا کہتے کہتے،

۲۹

نہ منصب نہ دولت نہ زر چاہیئے ۔ مجھے آپ کی اک نظر چاہیئے

صبا اور کو دے نوید بہار ۔ مجھے مصطفٰی کی خبر چاہیئے

پری کی نہ حور و ملک کی طلب ۔ بشر ہون مین خیر البشرؐ چاہیئے

زہے نشۂ جام عشق رسول ۔ یہ مستی تو آٹھون پہر چاہیئے

درِ مصطفیٰؐ ہے ادب اے جبین — یہاں سجدہ کرنے کو سر چاہیے

نہاں کب ہیں آنکھوں سے شاہِ رسلؐ — مگر دیکھنے کو نظر چاہیے

ملے یا نہیں قصرِ جنت شہاؐ — تمھاری نگاہوں میں گھر چاہیے

رہے مجھکو قُربِ محمدؐ نصیب — یہی وِردِ شام و سحر چاہیے

دو عالم ہے گلزار جس پھول سے — وہی پھول بادِ سحر چاہیے

رہیں نخلِ طیبہ کے سائے میں ہم — کوئی گُل نہ کوئی ثمر چاہیے

دمِ نزع اک جلوہ بہرِ خدا — مُسافر کو زادِ سفر چاہیے

یہ کہتی ہے میری جبینِ نیاز — مجھے آپ کا سنگِ در چاہیے

تصوّر رہے آلؑ و اصحابؓ کا — یہ گلدستۂ پیشِ نظر چاہیے

مدینے مین کھینچون نہ کیون آہِ سرد　　چمن مین نسیم سحر چاہیے

دعا مین اثر ہے مقرر جلیل
ہماری زبان مین اثر چاہیے

احمدؐ پہ نظر جسنے رہِ صلِّ علےٰ ڈالی　　آئینۂ خاطر سے ہر شکل مٹا ڈالی

حق نے جو نظر تم پر محبوبِ خدا ڈالی　　صورت یہ ہوا شیدا الفت کی بنا ڈالی

اب گرد رہِ طیبہ اُڑتی نظر آئے کیا　　سُرمے کیطرح سب نے آنکھون مین لگا ڈالی

حقا وہ حبیبِ حق تو ہے کہ تری خاطر　　خلّاقِ دو عالم نے عالم کی بنا ڈالی

یثرب کے چمن کی تھی اک موجِ ہوا جسنے　　سب آگ مرے دل کی دم بھر مین بجھا ڈالی

معراج کی شب رضوان کرنے نذر کا کچھ سامان　　آتے ہین شہِ خوبان پھولون کی لگا ڈالی

مازاغ کا سرمہ تھا زیبا اُنھین آنکھون کو　　جن آنکھون مین قدرت نے بینائی دِیا ڈالی

مرقد جو بنا شہ کا سب حور و ملائک نے
جنت کے چڑھائے گل رحمت کی ردا ڈالی

دیدار نبی سے ہم کرتے ہین علاج اپنا
سوزش جو ہوئی دل مین آنکھون مین دوا ڈالی

ممنون صبا ہون مین سب خاک مری جسنے
لیجا کے مدینے مین اکسیر بنا ڈالی

وصف قد حضرت سے ہے فکر بلند ایسی
مصرع جو ہوا موزون طوبی کی بنا ڈالی

قدرت کے مرقع مین کیا کیا تھے حسین لیکن
کھینچی جو تری صورت ہر شکل مٹا ڈالی

میرا خط عصیان ہے اب اک ورق سادہ
حرفونکی سیاہی سب رو رو کے مٹا ڈالی

وہ سوختہ جان ہون مین سوز تپ ہجران سے
بجلی جو ادھر آئی آہون سے جلا ڈالی

پلکون سے بلائین بھی مین نے تو نہین لی تھین
کیون دل مین گرہ تونے اے زلف دوتا ڈالی

امت کے گناہونکا پردہ وہ رہی بنکر
جب دوش مبارک پر حضرت نے ردا ڈالی

پھر کیوں نہ خدا ملتا پھر کیوں نہ نبیؐ ملتے　　جب اپنی خودی ہم نے اُلفت میں مٹا ڈالی

نظروں میں جبلیل اپنی تھے عرش کے سب جلوے

اُس روضۂ انور پر جب آنکھ ذرا ڈالی ؎

جہاں اک بار ذکرِ احمدؐ مختار ہوتا ہے　　وہاں برسوں نزولِ رحمتِ غفار رہتا ہے

مسیحا کی طلب کیوں ہو مریضانِ محبت کو　　مسیحا سے تو بڑھ کر آپ کا بیمار ہوتا ہے

جو کر دیتی ہے بیخود یاد اُس مستانہ چتون کی　　تو مجھکو آپ میں آنا بہت دشوار ہوتا ہے

نہیں ممنون کچھ چشمِ عنایت اہلِ طاعت پر　　کہ ہر عاصی پہ لطفِ سیدِ ابرار ہوتا ہے

سفینہ امتِ عاصی کا ہر کب سے تباہی میں　　جو چاہیں آپ تو دم بھر میں بیڑا پار ہوتا ہے

وہی ہوتا ہی مقبولِ الٰہی دین و دنیا میں　　جو منظورِ نگاہِ احمدؐ مختار ہوتا ہے

مدینے کا نہ چھیڑو ذکر مجھ مہجور کے آگے　　جگر ہوتا ہے شق۔ اِک تیر دل کے پار ہوتا ہے

بہارِ باغِ طیبہ کی جو کرتا ہے ثنا کوئی　　تو اُڑ جانے کو مرغِ دل مرا تیار ہوتا ہے

ہمارے آنسوؤں کا سلسلہ عشقِ محمدؐ میں　　یہ سُنتے ہیں کہ حوروں کے گلے کا ہار ہوتا ہے

خدا رکھے سلامت اے خیالِ مصطفےٰؐ تجکو　　تجھی سے کچھ سکونِ خاطرِ بیمار ہوتا ہے

جو اُنکو دیکھتا ہے عمر بھر رہتا ہے متوالا　　اثر میں بڑھ کے مے سے شربتِ دیدار ہوتا ہے

وہ سارا چشمۂ کوثر بھی پی جائے تو کیا حاصل　　بھلا کب سیر اُن کا تشنۂ دیدار ہوتا ہے

دمِ فکرِ سخن فیضِ خیالِ روئے حضرتؐ سے　　نکلتا ہے جو مطلع مطلعِ انوار ہوتا ہے

یہ کیا ممکن کہ اس سے فرض کوئی ترک ہو جائے　　محمدؐ کا جو دیوانہ ہے وہ ہشیار ہوتا ہے

دوا کرتا ہے وہ اپنی درود و ذکرِ حضرتؐ سے　　گُنہ کا روگ عصیاں کا جسے آزار ہوتا ہے

جبلیل آنا یہاں لازم ہے سر جان سے دل سے

کہ دربار نبی اللہ کا دربار ہوتا ہے

ترجیع بند شب معراج

اللہ اللہ عجب انوار ہیں معراج کی رات
نور افشاں در و دیوار ہیں معراج کی رات

وصل محبوب کے آثار ہیں معراج کی رات
کھلنے کو پردۂ اسرار ہیں معراج کی رات

جلوے رحمت کے نمودار ہیں معراج کی رات
تا بہ فلک اس طرح گہربار ہیں معراج کی رات

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

مرحبا آج قدم رنجہ وہ فرماتے ہین
خالقِ پاک کے محبوبِ جو کہلاتے ہین

قدسیون کا ہے وہ عالم کہ بچھے جاتے ہین
دلِ بیتاب کو قابو مین نہین پاتے ہین

آمدِ شاہ کے چرچے اُنھین تڑپاتے ہین
ایک سے ایک یہ کہتا ہے حضور آتے ہین

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

نظر آتی ہے نئی چرخِ کہن کی صورت
خُلد آراستہ ہے آج دُلھن کی صورت

غنچے غنچے مین چمک دُرِّ عدن کی صورت
قابلِ سیر ہے اب سرو و سمن کی صورت

دلِ مشتاق شگفتہ ہے چمن کی صورت
کہتے ہین دیکھ کے سب شاہِ زمن کی صورت

مُرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دلِ جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

حوریں کہتی ہیں ہم اِس حُسن پہ قربان ہونگے
جامۂ زیبی پہ تری چاک گریبان ہونگے

جتنے جلوے ہیں نہاں آج نمایان ہونگے
صدقے ہر جلوے پہ دیدار کے ارمان ہونگے

خوب نظارۂ رخسارۂ تابان ہونگے
دیکھنے والے یہ کہہ کہہ کے ثناخوان ہونگے

مرحبا سید مکّی مدنی العربی

دلِ جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

جبرئیلؑ آئے ہیں لینے کو یہ رتبا دیکھو
عرش سے آگے ہی جانا یہ ارادا دیکھو

سرِ قدس پہ ہو کیا بانکا عماما دیکھو
حق نما آنکھ میں مازاغ کا سُرما دیکھو

آؤ اس حسنِ مجسم کا تماشا دیکھو
بڑھ کے مطلع یہ پڑھو جب رخ زیبا دیکھو

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اس سواری کی عجب شان ہے اے اصلِ علی　　دہنے بائیں نظر آتا ہے فرشتوں کا پرا

تاروں میں چاند سے روشن ہیں جنابِ والا　　شمعِ ایوانِ دنیٰ اخترِ برجِ طٰہٰ

شہسوارِ مدنی صدر نشینِ بطحا　　اے بقربانِ تو صد جان و دل و دیدۂ ما

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جاں باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

ہائے وہ چہرے پہ گیسوئے دوتا کا عالم　　لیلۃ القدر میں وہ نورِ ضیا کا عالم

ہوگیا گرد یہاں بدرِ سما کا عالم　　چھا گیا مشعلوں پر نورِ خدا کا عالم

آج پوچھو نہ فدایانِ اداکا عالم　　کہتے ہین دیکھ کے شاہِ دوسرا کا عالم

مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دیکھو دیکھو طلبِ خاص کا منشا ہین یہی　　آنکھین روشن کرو ماہِ شبِ اسرا ہین یہی

محرمِ رازیہی سرِّ فاوحیٰ ہین یہی　　حسن افروزِ جمالِ فتدلّٰی ہین یہی

دردمندانِ محبت کے مسیحا ہین یہی　　اس ثنا کیلئے سچ پوچھو تو زیبا ہین یہی

مرحبا سیدِ مکّی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یہی بیمار کو دارو ئے شفا دیتے ہین　　یہی بگڑی ہوئی باتون کو بنا دیتے ہین

راہ بھولے ہوؤں کو راہ بتا دیتے ہیں ‌ ‌ ‌ یہی اللہ سے بندوں کو ملا دیتے ہیں

اپنے رخسار سے پردہ جو اٹھا دیتے ہیں ‌ ‌ ‌ گرد پھر پھر کے یہ عشاق صدا دیتے ہیں

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

دیکھکر مسجد اقصیٰ کو جو سرکار بڑھے ‌ ‌ ‌ پیشوائی کیلئے چرخ کے حضار بڑھے

انبیا تھے جو وہاں طالب دیدار بڑھے ‌ ‌ ‌ کیا نبی کیا ملک وحی رسب اکبار بڑھے

سب سے ملتے ہوئے اور احمد مختار بڑھے ‌ ‌ ‌ اس طرح کہتے زیارت کے طلبگار بڑھے

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

کوئی کہتا تھا کہ اس شانِ طلب کے صدقے
کوئی کہتا تھا کہ اس نام و لقب کے صدقے

ہے شبِ قدر بھی معراج کی شب کے صدقے
بزم عشرت کے فدا جشنِ طرب کے صدقے

جان و دل مہرِ عجم ماہِ عرب کے صدقے
ہر قدم پر ہے حیا حُسنِ ادب کے صدقے

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آسمانوں سے گزر کر وہ امامِ جبریلؑ
پہونچے سدرہ کو جو ہے خاص مقامِ جبریلؑ

بھر دیا بادۂ مقصود سے جامِ جبریلؑ
آپکے نور سے روشن ہوا نامِ جبریلؑ

واں سے آگے جو بڑھے لیکے سلامِ جبریلؑ
تھا ہی شاہ سے اُسوقت کلامِ جبریلؑ

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آپ تنہا ہوئے راہی سوئے عرش اعظم عرش نے فخر کیا چوم کے حضرت کے قدم
اُس جگہ ہوتے تھے مفہوم یہ مضمون بہم آ قریب آ کہ بہت دیر سے مشتاق ہیں ہم
تیرے لینے کو ہے کھولے ہوئے آغوش کرم دیکھ کہتے ہیں تری شان میں کیا لوح و قلم

مرحبا سید مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

آ قریب آ کہ کریں مورد رحمت تجکو آ قریب آ کہ ملے قرب کا خلعت تجکو
آج دکھلائینگے ہم جلوہ وحدت تجکو آج پہنائینگے ہم تاج شفاعت تجکو
دیکھ لائی ہے کہاں تیری محبت تجکو عرش اعظم بھی یہ دیتا ہے بشارت تجکو

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

واہ رے قرب کہاں سیدِ والا پہونچے
تا بہ خلوت کدہ سرِ فاوحیٰ پہونچے

قاب قوسین تو کیا تا حدِ ادنیٰ پہونچے
جس جگہ کوئی نہ پہونچا تھا وہاں جا پہونچے

سایہ بھی دے نہ سکا ساتھ وہ تنہا پہونچے
بولے قدسی کہ مبارک ہو تمھیں آ پہونچے

مرحبا سیدِ مکی مدنی العربی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

یہ وہ جا ہے کہ رسائی سے گمان قاصر ہے
فہم عاجز ہے یہاں عقلِ بشر قاصر ہے

وہی منظور ہے اِسوقت وہی ناظر ہے
وہی شاہد وہی مشہود عجب یہ سر ہے

کوئی اس رازِ نہانی سے کہاں ماہر ہے خوب موقع سے گہر ریزِ لبِ شاعر ہے

مَرحَبَا سیّدِ مکّی مَدَنی العَرَبی

دل و جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

اب یہ ہے عرضِ حضورِ شہِ والا القاب ہے جو بلبل آپکی فرقت میں نہایت بیتاب

ہند کی خاک پہ مہجور کی مٹّی ہے خراب شربتِ وصل سے کر دیجیے اُسکو سیراب

حشر میں خاص ہو اُسپر نگہِ لطفِ جناب شعر قدسی کا وہ پڑھتا چلے ہمراہِ رکاب

مَرحَبَا سیّدِ مکّی مَدَنی العَرَبی

دلِ جان باد فدایت چہ عجب خوش لقبی

رباعیات شبِ معراج

لو جلوہ نما آج ہے معراج کی رات
سب راتوں کی سرتاج ہے معراج کی رات

ہے پھیلی ہوئی نورِ خدا کی تنویر
کب چاند کی محتاج ہے معراج کی رات

دیگر

جو دل ہے وہ مسرور ہے معراج کی رات
جو آنکھ ہے پُر نور ہے معراج کی رات

اس رات کی کیا بات ہے ای صلِّ علیٰ
زلفِ سیہِ حور ہے معراج کی رات

دیگر

وہ جلوہ نمودار ہے معراج کی رات
جو بخت ہے بیدار ہے معراج کی رات

دیکھے تو کوئی زلفِ نبی کا عالم
اس زلف کا ہر تار ہے معراج کی رات

دیگر

اس رات کی تصویر ہے ہر پتلی مین
کیا بات ہی کرے جو یہ گھر پتلی مین
تاریکیِ شب مین ہے تجلّی ایسی
جس طرح کہ ہو نورِ نظر پتلی مین

دیگر

لینے کو ملک تا درِ اقدس آئے
کعبے سے چلے بیتِ مقدس آئے
وان سے گئے تا عرش مگر صورتِ برق
بستر تھا ابھی گرم کہ واپس آئے

دیگر

اک دم مین کہان سے وہ کہان تک پہونچے
پہونچا نہ جہان کوئی وہان تک پہونچے
یہ سیر کے معنی ہین کہ مانندِ خیال
نکلے جو مکان سے لامکان تک پہونچے

دیگر

حضرت کے اگر کچھ بھی اشارے ہو جائیں

اچھے ابھی سب درد کے مارے ہو جائیں

صدقہ شبِ معراج کا اے ماہِ کمال

روشن مرے تاریک ستارے ہو جائیں

دیگر

سرمایۂ تنویر ہے معراج کی رات سر دفترِ توقیر ہے معراج کی رات

والشمس ہے وصفِ رُخِ زیبائے رسولؐ واللّیل کی تفسیر ہے معراج کی رات

رباعیاتِ نعتیہ

اُمّت کو محمدؐ سا شہنشاہ ملا
گم راہِ طلب تھی خضرِ راہ ملا
اور اس سے سوا کیا ہی جو ملتا ہمکو
اللہ کے محبوبؐ سے اللہ ملا

دیگر

اللہ رے رسولِ عربیؐ کا پایا
رتبہ یہ بشر نے نہ ملک نے پایا
گو سر پہ دو عالم کے رہے سایہ فگن
لیکن نہ کسی آنکھ نے دیکھا سایا

دیگر

احمدؐ کی محبت کا جو دیوانہ ہے
ذی ہوش ہی باخبر ہے فرزانہ ہے
کہتے ہیں خلیلِ مرغِ سدرہ جسکو
شمعِ رخِ پُرنور کا پروانہ ہے

دیگر

اونچا ہے ترے قُرب کا پایا کیسا
اللہ نے محبوب بنایا کیسا!

سایہ جو نہیں قد کا تعجّب کیا ہے
اے نورِ خدا نور کا سایا کیسا

دیگر

کیا کام ترے رُخ کی صفا کرتی ہے
جو آنکھ ہے وہ کسبِ ضیا کرتی ہے

چھونے جو نہ پائی تنِ اطہر کو مگس
ہر دم کفِ افسوس ملا کرتی ہے

منقبتِ خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم

رُباعی

صدّیق رضؓ ہیں سردارِ جہاں بعدِ رسول　　فاروق رضؓ سے اسلام کو قوت ہے حصول

عثمان رضؓ غنی جامعِ قرآنِ مجید　　حیدر رضؓ بخدا شیرِ خدا زوجِ بتول رضؓ

دیگر

اسلام کو دنیا میں جو پھیلاتے ہیں　　مردانِ خدا وہی تو کہلاتے ہیں

اب تک لحدِ قیصر و کسریٰ پہ جلیل　　لو نام عمر رضؓ کا تو لرز جاتے ہیں

دیگر

روضے سے جو فیضیاب ہو جاتا ہے قطرے سے دُرِ خوشاب ہو جاتا ہے
راتون کو چراغِ لحدِ حیدرؓ سے گرتا ہے جو گُل گلاب ہو جاتا ہے

دیگر

یا ربّ پئے فاروقؓ و علیؓ رحمت کر یا ربّ پئے عثمانِ غنیؓ رحمت کر
صدیقؓ کا مین واسطہ دیتا ہون تجھے رحمت ہے تری سب سے بڑی رحمت کر

منقبت حضرت امام حسن و حضرت امام حسین علیہما السلام

رباعی

واقف ہین سب اللہ کے مقبولون سے
یعنی راہِ خدا کے مقتولون سے
سبطینِ نبیؐ ہین گل و ریحانِ نبیؐ
کونین ہے گلزار انھین دو پھولون سے

دیگر

محبوبِ خدا کے دل و جان ہین دونون
حق یہ ہے کہ فخرِ دو جہان ہین دونون
ہے شان مین سبطین کی وارد یہ حدیث
سردارِ جوانانِ جنان ہین دونون

دیگر

بامِ شرف و فضل کے زینے دو ہیں — دریائے حقیقت کے سفینے دو ہیں

اللہ رے راکبانِ دوشِ احمدؐ — خاتم تو ہے ایک اور نگینے دو ہیں

دیگر

صورت ہے وہی جس سے عیاں ہو معنی — کیا سمجھے وہ رکھتا ہی نہیں جو معنی

سبطین ہیں یوں ذاتِ نبیؐ میں شامل — جس طرح کہ اک لفظ کے ہوں دو معنی

دیگر

ان کو عمل و علم کا منبع دیکھا — اُن کو کرم و جود کا مرجع دیکھا

سبطینؑ کا ملنا ہے نبیؐ کا ملنا — مصرع جو بہم دو ہوئے مطلع دیکھا

سلام

کربلا مین جو علیؓ کا مہِ انور آیا
پوچھتی تھی یہ زمین کون فلک سے آیا

نام کس تشنہ دہن کا مرے لب پر آیا
ساغرِ چشم چھلکنے لگے دل بھر آیا

رو کے بانوؓ نے کہا رن سے جو اصغرؓ آیا
خون مین آج مرا لعل نہا کر آیا

پیاس مرغوب تھی اُس بحرِ کرمؑ کو ورنہ
بارہا جام بکف چشمۂ کوثر آیا

شکر ہے سنگدلون مین نہ رہا لعل کوئی
حُرؒ جو آیا مع فرزند و برادر آیا

اُڑ کے آیا جو سمندِ شہِؑ والا رن مین
سب یہ سمجھے کہ ہُما جوڑ کے شہپر آیا

شہؑ کے پابوس کو آیا نئے انداز سے حُرؒ
نذر دینے کو ہتھیلی پہ لئے سر آیا

مشک بھرنے کو جو اُترے ہیں علمدار حسینؑ
شور برپا ہے کہ دریا میں ہنر آیا

تر پسینے میں جو تھا اسپ شہ دریا دل
جدھر آیا وہ لٹاتا ہوا گوہر آیا

تیر قاتل سے ہوا شاہ کا مقصد پورا
وہ در آیا جو کلیجے میں تو یہ بر آیا

ایسی کچھ تشنہ دہانی کی تھی خاطر منظور
نام پانی کا نہ حضرت کی زبان پر آیا

آج دسویں ہی محرّم کی خدا خیر کرے
صبح سے شور ہے وہ شام کا لشکر آیا

صرف آب گہر اشک نے دی کچھ تسکین
اور پانی نہ یتیموں کو میسر آیا

حال سجّاد کا جب وقت اسیری دیکھا
بیڑیاں چیخ اُٹھیں طوق کو چکر آیا

رخصت شہ ہوئی آمد عباس علیؓ
بزدلوں نے یہی جانا کہ غضنفر آیا

منہ پہ کھاتے رہے تلوار برابر دیندار
بل نہ ابرو پہ مگر بال برابر آیا

کاٹنا سہل نہ تھا خشک گلا پیاسے کا   ایک منہ موڑ گیا دوسرا خنجر آیا

گئے جنت کو جو عباسؑ تو حوروں نے کہا   لبِ دریا سے یہ چلکر لبِ کوثر آیا

آکے تڑپا گئی یادِ شُہدا مجکو جلیل
تیر آیا نہ چھُری آئی نہ خنجر آیا

دیگر

داغِ دل بنکے غمِ سیدِ ابرار رہا   زندگی بھر مجھے جلنے سے سروکار رہا

دیکھتے کاش شہِ دین مرے رونے کی بہار   رنگ برسا تھا پہر دیدۂ خونبار رہا

آفریں صبر و تحمل پہ شہِ بیکس کے   ایک دم لاکھ بلاؤں مین گرفتار رہا

مجکو بھولی نہیں عابدؑ کی برہنہ پائی   پاؤن میں اُنکے مرے دل مین چبھا خار رہا

حوصلہ دیکھئے اُس شاہِ جوان ہمت کا — پیاس میں جامِ شہادت کا طلبگار رہا

قافلے میں نہ بچا کوئی بجز عابدؓ کے — ایک بیمار بہتّر کا عزادار رہا

کٹ گئے ہاتھ جو عباسؓ کے وقتِ پیکار — رعب اُس شیر کا کھینچے ہوئے تلوار رہا

کیسے کیسے صفِ اعدا میں قوی ہیکل تھے — سب پہ بھاری خلفِ حیدرؓ کرّار رہا

ہو گئے تنہا بھی تنہا ہو غربت میں امامؑ — صبر غمخوار رہا فضلِ خدا یار رہا

گُل جو زخموں کے کھلے اُن پہ نظر کیا ہوتی — شاہ کے پیشِ نظر خُلد کا گلزار رہا

عرض کرنا مرے آقا سے یہ اے بادِ صبا — تشنہ لب تم رہے میں تشنۂ دیدار رہا

شہ کا مدّاح بھی ہے اور ہے گریاں بھی جلیل
کبھی آنکھوں سے کبھی لب سے گہربار رہا

دیگر

خواب مین آئین نظر زہرؑا کے پیارے رات کو
یا خدا چمکین ہمارے بھی ستارے رات کو

شامیون کے ظلم یاد آکر رُلاتے ہین ہمین
ہم بسر کرتے ہین دریا کے کنارے رات کو

حارثِ کمبخت نے جانی نہ اُن کی قدر ہائے
آگئے تھے اُسکے گھر مین دوستارے رات کو

بھوک پیاس اُن کو کہان پیتے تھے دن کو اشکِ خون
اور غم کھاتے تھے وہ غربت کے مارے رات کو

نیند کیا آئے ہمیں لے مہ جبین ابنِ حسین رضہ

تم جو آنکھوں میں پھرو زلفیں سنوارے رات کو

لاشۂ فرزندِ حیدر رض کی حفاظت کے لئے

شیر اک پھرتا تھا دریا کے کنارے رات کو

سونے والو صبحدم بلغ جہان سے کوچ ہے

گریۂ شبنم یہ کہتا ہے پکارے رات کو

کیا قیامت تھی شبِ عاشورہ پوچھو چرخ سے

اشک بن بن کر برستے تھے ستارے رات کو

باپ سے چھٹنا قیامت ہے سکینہ رض کیلئے

نیند سے اب چونک کر کس کو پکارے رات کو

صبحکو دیکھا تو پھر پھر کر اسی جا تھا قیام

کربلا سے بار ہا حضرتؑ سدھارے رات کو

کہتی تھی بانوؓ نہ کیون اختر شماری مین کرون

یاد آتے ہین مری آنکھون کے تارے رات کو

دیکھئے کیا حال ہوتا ہے سحر تک اے جلیل

شمع سان ہم بھی ہین رونے پر اُتارے رات کو

دیگر

جنکا شہرہ تھا کبھی مصر کے بازارون مین ، وہ بھی ہین یوسفِ زہراؑ کے خریدارون مین

کون مجھ سا ہی شہیدونکے عزادارونمین | درد ہمدرد ہے غم ہے مرے غمخوارونمین

دیکھکر آب چمکتی ہوئی تلوارون مین | عید تھی جامِ شہادت کے طلبگارونمین

اے مسیحا نے دعا لم یہ ذرا دھیان رہے | ہم بھی ہین عارضۂ بد بیمار کے بیمارونمین

گلِ مقصود بنین گے یہی ٹکڑے دلکے | گوندھ رکھون مین انھین آنسونکے تارونمین

سیرِ گلزار کرے ماہِ محرم مین کوئی | ہر طرف خون کی بو آتی ہی گلزارونمین

فوجِ دشمن سے کوئی حُرؓ کا نکلنا دیکھے | چن لیا شاہؑ نے وہ پھول جو تھا خارونمین

قافلے والو خدا کیلئے آہستہ چلو | ایک بیمار بھی ہی تازہ گرفتارونمین

نظرِ بد سے خدا عونؓ و محمدؓ کو بچائے | دیکھنا کیسے دھنسے جاتے ہین تلوارونمین

ق

شمعِ جمالی کے فدا شانِ جلالی کے نثار | بجلیون کی ہی چمک چاند سے رخسارونمین

ہلکے پھلکے قد و قامت مین غضب کی پھرتی
چلتی پھرتی ہن یہ تیغین جفا کار و نین

مان یہ کہتی ہی کہ شبیرؑ کا سب صدقہ ہی
ورنہ تھی جان کہان اپنی مرے پیارو نین

بعد شبیرؑ یہ کہتے تھے عزیزان وطن
پھول گلشن مین نہین چاند نہین تارو نین

پھول جنت کے جو تھے دامنِ عنوان مین جلیل
بٹ گئے سب وہ شہیدون کے عزادارون مین

دیگر

جوش رونے کا غم سیّدِ ابرار مین ہے
دل مین جو کچھ تھا لہو دیدۂ خونبار مین ہے

دردِ دل کی مجھے پیہم یہ خبر دیتا ہے
تار برقی کا اثر آنسوون کے تار مین ہے

نگہِ لطف سے مرتے ہوے جی جاتے ہین
تھی جو عیسیٰ مین صفت عابدِ بیمار مین ہے

کہتے تھے شوقِ شہادت میں شہِؑ تشنہ دہن
مجکو درکار وہ پانی ہے جو تلوار میں ہے

تیغِ عباسؓ سے جلکر ہوئے ٹھنڈے لاکھوں
آگ پانی کا خزانہ اسی تلوار میں ہے

کیوں نہ اکبرؓ کیلیے ہوں گہر افشاں آنکھیں
شاہ کا لال گھرا فوجِ ستمگار میں ہے

غمِ اصغرؓ میں قیامت تھی یہ ماں کی فریاد
یا خدا پھول مرا کون سے گلزار میں ہے

دلِ مضطر کا پتا اب مرے پہلو میں کہاں
ہوئی مدت کہ وہ شبیرؓ کے دربار میں ہے

یوں دعا کرتے تھے شبیرؓ شہادت کیلیے
کیا کمی اے مرے مولا تری سرکار میں ہے

اُن کو مژدہ ہو جو پیاسے نکلے لے رو تے میں
آبِ کوثر کی جھلک اشکِ عزادار میں ہے

گل و ریحان ہمیں ہیں حسنؓ اور حسینؓ
انھیں پھولوں کی مہک خلد کے گلزار میں ہے

یا دُن زخمی ہوے کانٹوں سے تو بولے سجادؓ
کچھ عجب طرح کی لذت خلشِ خار میں ہے

روئیں کس کسکی شہادت پہ یہ دو آنکھوں سے
داغ ہی داغ دلِ عابدؑ بیمار میں ہے

بھوکے پیاسے ہوئے لاکھوں سے مقابل تنہا
کیا شجاعت خلفِ حیدرؑ کرار میں ہے

نامِ شبیرؑ کی ہوتی ہے جو تکرار حسیل

لذتِ قندِ مکرر مرے اشعار میں ہے

دیگر

ہائے شبیرؑ نہ پائیں لبِ دریا پانی
بات ایسی ہے کہ ہوتا ہی کلیجا پانی

ہاں کرو دوستو رو رو کے کلیجا پانی
دلِ شبیرؑ میں آساں نہیں جانا پانی

آؤ فیضِ خلفِ ساقیِ کوثر دیکھو
یہ جگہ وہ ہے جہاں بھرتے ہیں دریا پانی

ذکرِ شبیرؑ سے گرمائی ہوئی محفل ہے
ہاں مرے دیدۂ تر آج تو برسا پانی

نامِ شبیرؑ سے ملتی ہے وہ لذت دلکو
جیسے پیاسے کو مزہ دیتا ہے ٹھنڈا پانی

دھیان رہتا ہے شہ تشنہ دہن کا مجکو
آنکھین بھر آئین جہان سامنے آیا پانی

مقتضی تھا یہی سبط نبی کے غم کا
خاک صحرا مین اُڑے اور ہو دریا پانی

آب شمشیر تھی پیاسونکے لئے آب حیات
جی اُٹھے سوکھے ہوئے پھول جو پایا پانی

پیاس مین صبر تھا مقصود شہ دین ورنہ
قدم پاک کے نیچے سے اُبلتا پانی

ایسے تر دست تھے شمشیر زنی مین عباسؓ
جسنے اک ہاتھ پڑا اُسنے نہ مانگا پانی

رو کے پانی جو طلب کرتے تھے پیاسے بچے
یاس کہتی تھی ان آنکھون مین ہی تھوڑا پانی؟

پھوٹ کر دیتے ہین آواز حباب دریا
بحر ہستی کی حقیقت ہے ہوا یا پانی

بھوکے پیاسونکے جو قاتل تھے نہ سوچے اتنا
ذبح کرتے ہین تو دے لیتے ہین دانا پانی

شاہ کہتے تھے کسی سے نہین شکوہ ہمکو
اپنی تقدیر مین تھی چرخ سے ایذا پانی

ذکرِ شبیرؑ سے ہوتا ہے یہ حال آنکھوں کا
جس طرح دینے لگے پھوٹ کے چھالا پانی

اشکِ عاصی کے اگر پوچھ دے امانِ کرم
کچھ قباحت تو نہیں پاک ہے بہتا پانی

کربلا تک تو حرم والوں کو لائے تھے حسینؑ
دیکھیں لیجائے کہاں اب انھیں دانا پانی

گرچہ عباسؑ کئی روز کے پیاسے ہیں مگر
رعب وہ ہے کہ ہے شیروں کا کلیجا پانی

ساغرِ دیدۂ عباسؑ چھلک جاتے تھے
ہوکے بیتاب جو کہتی تھی سکینہؓ پانی

نہ خبر اہلِ وطن کی نہ رہائی کی امید
شام کا ملک اسیروں کو تھا کالا پانی

ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے میں قربان جلیل
ان پیالوں میں ہے کوثر کا چھلکتا پانی

دیگر

شاہِ والا جو مدینے کا چمن چھوڑ گئے ذکر اپنا پئے یارانِ وطن چھوڑ گئے

سر کٹا کر رہِ تسلیم و رضا میں شبیرؓ عشق کی رسم محبت کا چلن چھوڑ گئے

کیا ستم ہے جسے فردوس کے حُلّے آئیں لاش اُس شاہ کی محتاجِ کفن چھوڑ گئے

بہ گئے اشکوں کے دریا جو سکینہؓ نے کہا مجکو عباسؓ چچا تشنہ دہن چھوڑ گئے

لیگئے کاٹ کے مظلوم کا سر اہلِ ستم جسم پر چادرِ خون بہرِ کفن چھوڑ گئے

رو کے بانوؓ نے کہا میں نہیں کچھ شمع سے کم مجکو جلنے کے لئے شاہِ زمن چھوڑ گئے

داغ کبرےٰؓ کی جدائی کا اُٹھا سینے میں ہائے کیا لیگئے کیا ابنِ حسنؓ چھوڑ گئے

جوشِ وحشت سے کہا کرتی تھی گھر میں صغراؓ مجکو غربت میں عزیزانِ وطن چھوڑ گئے

کوئی مضمون ہمارے لئے چھوڑا نہ جلیل
ہان فقط اپنا سخن اہلِ سخن چھوڑ گئے

دیگر

روتی ہے آنکھ سبطِ پیمبر کیواسطے
مچھلی تڑپ رہی ہے سمندر کیواسطے

جتنے تھے غم ہر ایک پیمبر کے واسطے
وہ سب تھے نورِ دیدۂ حیدر کیواسطے

ساقی لگی ہے آگ فراقِ حسین مین
اک جام ادھر بھی ساقیِ کوثر کیواسطے

مژگانِ شاہ کے عشق مین اللہ رے جنون
رگ رگ مری پھڑکتی ہے نشتر کیواسطے

مشتاق خود حسین مرے اشکِ غم کے ہین
دریا کو اضطراب ہے گوہر کیواسطے

دل سختیون سے توڑ کے اُسے پرخ رکھدیا
ظالم مرا ہی شیشہ تھا پتھر کیواسطے

بحرِ الم سے حُبِّ علیؓ پار اُتار دے
کشتی کی ہے تلاش سمندر کیواسطے

مشکل میں ہوں فتوح کا در مجھ پہ کھول دے
اے کارساز فاتحِ خیبر کیواسطے

رونے سے ہے غرض کہ ذرا لب بلا دیں آپ
دریا بہا رہا ہوں میں کوثر کیواسطے

دل شق ہوا تو اُس سے یہ پیدا ہوئی صدا
گھر جا بہے بڑا غمِ سرور کیواسطے

اللہ رے رعبِ ہمتِ مردانہ حسینؑ
لاکھوں تھے ایک بیکس و بے پر کیواسطے

مشتاق سب علم کے تھے آئی ندا یہ غیب
خیبر کا در ہے بازوِ حیدرؓ کیواسطے

چل پھر کے قتل کرگئی سب کو نگاہِ شاہؓ
چھوڑی تھی ایک چال بھی خنجر کیواسطے

جانِ عدو کا کھیل رہی تھی سکارِ تیغ
بہری چھٹی ہوئی تھی کبوتر کیواسطے

گزرے جدھر رسولؐ کی تصویر کھنچ گئی
یہ بات تھی فقط علی اکبرؓ کیواسطے

راہِ خدا مین سر کے یہ چڑھنا عبث نہ تھا　　تھین سر بلندیان شہِ سرورؓ کیواسطے

میدان جیتنا تھا شہیدون کو صبر کا　　کافی تھا ورنہ ایک بھی لشکر کیواسطے

تیر و سنان تھے نخلِ تمنا کے دو ثمر　　اصغرؓ کیواسطے علی اکبرؓ کیواسطے

آنسو بہے تو کٹ گئی مشکل حسینؓ کی　　وہ قطرے آب ہو گئے خنجر کیواسطے

بولی بلائین چہرہ اکبرؓ کی لیکے مان　　ہالہ بھی چاہیے مہِ انور کیواسطے

صغریٰؓ کے خط مین دیکھ کے اکبرؓ یہ رو دئے　ق　بھیا تڑپ رہی ہون مین صغرؓ کیواسطے

تمنے تو ہائے دل ہی سے اپنے بھلا دیا　　بھیجا نہ کوئی تحفہ بھی خواہر کیواسطے

آنکھین تو خیر رونے سے دم بھر کو تھم بھی جائین　　تدبیر کیا کرون دلِ مضطر کیواسطے

پانی کی بوند دے نہ سکی چل بسے آخرت　　یہ نخل آلِ ساقیِ کوثر کیواسطے

اہلِ ستم نے اہلِ حرم کی سُنی نہ ہائے　　دیتے رہے خدا و نبی کے واسطے

آیا جو وقتِ نزع تو عُقدہ کھلا جلیل

ساری ریاضتیں تھیں یہ دم بھر کے واسطے

دیگر

پیارا جو کبریا کا ہے اُسیرِ سلام ہے　　صدیق ہے شہید ہے شبیرؑ نام ہے

زہراؓ کا نونہال علیؓ مرتضیٰ کا لال　　پروردۂ کنارِ رسولِؐ انام ہے

قدسی درود پڑھتے ہیں پیاسوں کی روح پر　　وردِ زبانِ حُور شہیدوں کا نام ہے

ہمراہیانِ شاہؑ کا عالم نہ پوچھئے　　ایسے مقتدی ہیں نہ ایسا امام ہے

پوچھو ملائکہ سے وقارِ حسنؓ حسینؓ　　وہ عرش آشیاں ہیں یہ جنت مقام ہے

روتی ہی خون چشمِ فلک جسکے قتل پر — وہ کون ہی حسین علیہ السلام ہے

کہتے تھے شاہِ دین مجھے پانی نہ چاہیے — مشتاق آبِ تیغ کا یہ تشنہ کام ہے

دیکھو وہی ہی لاش امامِ شہید کی — ارواحِ انبیا کا جہان ازدحام ہے

نزدیک ہے کہ مہرِ امامت غروب ہو — چارون طرف سے گھیرے ہوے فوجِ شام ہے

پیاسون کے انتظار مین درپہ بہشت کے — حورین کھڑی ہین ہاتھ مین کوثر کا جام ہے

کیا کو دل تھا شمر کہ اسپر نظر نہ کی — شبیر نورِ دیدۂ خیر الانام ہے

سر دیدیا مگر نہ دیا حق کو ہاتھ سے — شیرون کا ہو جو شیر اُسیکا یہ کام ہے

کہتے تھے لوگ اصغر و اکبر کو دیکھکر — ٹکڑا وہ چاند کا ہے یہ ماہِ تمام ہے

میری مجال کیا ہی جو آقا کہون تمھین — آقا مرا وہ ہے جو تمھارا غلام ہے

یہ فیض ہے جلیل حسینؑ شہید کا

ڈوبا ہوا جو رنگ مین تیرا کلام ہے

دیگر

چمن مین آمدِ فصلِ عزا معلوم ہوتی ہے
کہ دردانگیز بلبل کی صدا معلوم ہوتی ہے

وہی دلکش نوا سنجی جو کل تک روح افزا تھی
فغان و نالہ و آہ و بکا معلوم ہوتی ہے

علی اکبرؑ کی صورت دیکھکر دشمن بھی کہتے تھے
کہ تصویرِ نبی صلّ علےٰ معلوم ہوتی ہے

وہ کہنا ہائے صغراؑ کا کہ یارب خیر بابا کی
کئی دن سے تڑپ دل کی سوا معلوم ہوتی ہے

جما ہے گلشنِ ایجاد مین کیا رنگ ماتم کا
لہو مین تر ہر اک گل کی قبا معلوم ہوتی ہے

چلے ہین حضرتِ قاسمؑ کچھ اس شانِ جلالت سے
کہ رن مین آمدِ شیرِ خدا معلوم ہوتی ہے

فرشتوںمیں یہ چرچا تھا کہ جسم ابن حیدرؓ پر
شہادت کی قبا کیا خوشنما معلوم ہوتی ہے

گلا کٹتا تھا پیاسوں کا تو یہ آواز آتی تھی
کہ آبِ تیغ بھی آبِ بقا معلوم ہوتی ہے

غمِ سرورؑ میں شاید خاک اسنے بھی اڑائی ہے
غبار آلود جو بادِ صبا معلوم ہوتی ہے

ثباتِ شاہؑ دیکھو اور وہ کربِ بلا دیکھو
یہیں صبر و رضا کی انتہا معلوم ہوتی ہے

زبانِ شاکرِ قرباں بات جو منھ سے نکلتی ہے
کلامِ حق حدیثِ مصطفیٰ معلوم ہوتی ہے

یہ غل تھا اشقیا میں دیکھکر عباسؑ کے تیور
اسکے ہاتھ میں اپنی قضا معلوم ہوتی ہے

گرفتاروں کا سنکر حال اپنی جانِ محزوں بھی
اسیرِ حلقۂ دامِ بلا معلوم ہوتی ہے

جلیلؔ آٹھوں پہر خونبار رہتی ہے جو آنکھ اپنی
عزادارِ شہیدِ کربلا معلوم ہوتی ہے

بشارت الاعظم سبحانی در رحضر غوث مبد محبوب قدس اللہ سرہ

مرے لب پر جو نام پاک آیا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا
تڑپکر دل نے اک نعرہ لگایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

غلام شاہ جیلاں کا ذرا رتبہ کوئی دیکھے
بنا ہی چتر رحمت سر پہ سایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

ہوا سو جان سے قربان میں نقاش تصور پر
وہ نقشہ کھینچکر مجکو دکھایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

فلک اس در پہ مجرائی ملک اس در کے شیدائی
یہ شان غوث اعظم ہی یہ پایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

طریقت میں حقیقت میں ولایت میں کرامت میں
کسی نے مرتبہ تا شہ پایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

حکومت پر ہیں نازاں حکمراں اپنی ہوں نازاں
کہ خالق نے گدا مجکو بنایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

دعا یہ ہے کہ جب درپیش ہو ہنگامۂ محشر
نہ چھوٹے ہاتھ سے دامن خدایا غوث اعظم رضی اللہ عنہ کا

معطر ہو گئی محفل گلِ جنت کی خوشبو سے — کسی نے جب کوئی قصہ سنایا غوثِ اعظمؓ کا

نہ اُٹھتا ہے اُٹھائے سے نہ مٹتا ہے مٹائے سے — دلوں پر حق نے وہ سکہ بٹھایا غوثِ اعظمؓ کا

ہوائے گلشنِ بغداد کے آنے لگے جھونکے — گُلِ داغِ عقیدت رنگ لایا غوثِ اعظمؓ کا

لیا آغوش میں چشمِ دلِ عشاق نے بڑھ کر — دو عالم میں جب جلوہ سمایا غوثِ اعظمؓ کا

لقب حضرت کو قدرت نے دیا محبوبِ سبحانی — پسند ایسا ہر اک انداز آیا غوثِ اعظمؓ کا

محیِ دینِ پیغمبر ہوئے غوثؓ الوریٰ ہو کر — وقار اللہ نے کیا کیا بڑھایا غوثِ اعظمؓ کا

کہاں ہیں تشنہ لب سیراب ہونے کو ادھر آئیں — کہ ابرِ فیض ہے ہر سمت چھایا غوثِ اعظمؓ کا

نظر اُسکی ہے آنکھیں اُسکی ہیں تقدیر اُسکی ہے — جسے اللہ نے روضہ دکھایا غوثِ اعظمؓ کا

جلیل اللہ کے دیدار احمد کی شفاعت کو — ہمیں اچھا وسیلہ ہاتھ آیا غوثِ اعظمؓ کا

دیگر

محیطِ فیضِ رحمانی محی الدین جیلانی
تمہارا کون ہے ثانی محی الدین جیلانی

تمہیں ہو خلق کے سرور تمہیں ہادی تمہیں رہبر
تمہیں محبوبِ سبحانی محی الدین جیلانی

شریعت کو کیا تازہ طریقت کو کیا زندہ
مسیحائی میں لاثانی محی الدین جیلانی

چراغِ کعبۂ عرفان فروغِ دیدۂ ایمان
امام و قطبِ ربانی محی الدین جیلانی

بلاشبہہ ہے آئینہ جمالِ کبریائی کا
تمہاری شکلِ نورانی محی الدین جیلانی

پہونچ جاتا ہے سر عرشِ معلّی تک جو رکھتا ہو
تمہارے در پہ پیشانی محی الدین جیلانی

تمہارے ہاتھ میں رکھی ہے خلاقِ دوعالم نے
ہر اک مشکل کی آسانی محی الدین جیلانی

وہ لاکھوں تاجداروں سے ہے بڑھکر جسکو حاصل ہے
تمہارے در کی دربانی محی الدین جیلانی

ازل سے آپ کے حصے مین تائیدِ الٰہی سے
دو عالم کی ہے سلطانی محی الدین جیلانی

تمہارے اک اشارے سے قلوبِ خلق پر کیا کیا
کھلے اسرارِ پنہانی محی الدین جیلانی

ہزاروں سینے تمنے بھر دیے علمِ لدنی سے
زہے تعلیمِ روحانی محی الدین جیلانی

مدد کا ہے یہی موقع کہ گردابِ معاصی مین
مری کشتی ہے طوفانی محی الدین جیلانی

تمہارے چشم و ابرو سے تمہارے روے نیکو سے
ظہورِ نورِ ایمانی محی الدین جیلانی

خزانہ تم ہو عرفان کا تمہارا ہر مقولہ ہے
دُرِ گنجِ خدادانی محی الدین جیلانی

جلیلِ خستہ پر ایسی عنایت ہو کہ محشر مین
نہو اسکو پشیمانی محی الدین جیلانی

رباعی

فرزند ہین مصطفےٰ کے غوث الاعظمؓ
دلبند ہین مرتضیٰؓ کے غوث الاعظمؓ
کیون گردنِ تسلیم نہ خم ہو سب کی
سرتاج ہین اولیا کے غوث الاعظمؓ

دیگر

دردِ دلِ عالم کے مسیحا ہین آپ
میرے دلِ بیکس کا سہارا ہین آپ
اک موجِ توجہ کی ادھر بھی یا غوثؓ
مین تشنہ جگر فیض کا دریا ہین آپ

در شانِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ علیہ
حضرت شعیب اجمیری

سلطانِ عرب کے نورِ نظر سلطان الہند غریب نواز رح

ایمان کے شجر عرفان کے ثمر سلطان الہند غریب نواز رح

اللہ نے رتبہ خاص دیا۔ ولیوں کا تمھیں سرتاج کیا

وہ سب ہیں ستارے تم ہو قمر سلطان الہند غریب نواز رح

تم قبلۂ جاں تم کعبۂ دیں ہیں خاک نشین تم عرش نشین

تم دستِ عطا ہیں دستِ نگر سلطان الہند غریب نواز رح

ارشاد ہوا اب بندہ پرور یہ فیض و عطا کا چھوڑ کے در

مین جاؤن کہان مین جاؤن کدھر سلطان الہند غریب نواز

ملجائے مُرادِ دلی ورنہ میرا ہے یہین جینا مرنا

چوکھٹ ہے تمھاری اور یہ سر سلطان الہند غریب نواز

بیچارہ و خستہ و زار ہون مین تم دیکھ لو سینہ فگار ہون مین

درکار ہے چارہ دردِ جگر سلطان الہند غریب نواز

اے خواجہ خلق معین الدین مقبول ہو عرضِ خلیلِ حزین

ہو جائے ادھر بھی ایک نظر سلطان الہند غریب نواز

دیگر

خسروِ ملکِ دین معین الدینؒ
خضرِ راہِ یقین معین الدینؒ

چارہ جوئی کرے کوئی کس سے
چارہ گر ہو تمھیں معین الدینؒ

ہو توجّہ کہ ہم غریبوں کا
اور کوئی نہیں معین الدینؒ

سب نے پائی مُراد مُنھ مانگی
رہ گئے اِک ہمیں معین الدینؒ

ہو گئی ہے باین فراخی ہائے
تنگ مجھ پر زمین معین الدینؒ

قربِ مقصود ہو نصیب مجھے
دُور ہو غم کہیں معین الدینؒ

آپ کے در کا ایک سائل ہے
یہ جلیلِ حزیں معین الدینؒ

دیگر

در خواجہ پہ مجھے لیکے مقدر آیا — بحمد اللہ کہ پیاسا لبِ کوثر آیا

مین کہان اور یہ دربارِ ضیا بار کہان — اُڑکے ذرّہ طرفِ خسروِ خاور آیا

اور ہدیہ نہ ملا نذر کے قابل مجکو — چشمِ پُرخون دلِ پُر درد کو لیکر آیا

عرضِ حاجت کی مجھے اب کوئی حاجت نرہی — مدّعا آپ یہ کہتا ہے کہ مین بر آیا

میر عثمان علیخان ہین یا رب آباد — جنکے ہمراہ ہوا خواہونکا لشکر آیا

یہ نصیب ہے اسی بادشہِ ذیشان کا — حیدرآباد سے اجمیر مکرّر آیا

بارک اللہ عجب بارگہِ عالی ہے — خاکبوسی کیلئے شاہِ فلک فر آیا

واپسی پر یہ کہونگا کہ مرا شاہِ دکن — سفرِ ہند سے منصور و مظفّر آیا

روضۂ پاک مین کیا حُسن ہی اللہ اللہ — آنکھ در پر جو پڑی دل مین سمر در آیا

دیکھیے شوق زیارت کا اسے کہتے ہین — پیشتر ہمسے ہمارا دلِ مضطر آیا

خوب سوجھی مجھے تدبیر سبکدوشی کی — بوجھ عصیان کا اُٹھائے ہوے سر پر آیا

چشمۂ فیض سے دنیا ہوئی سیراب جلیل

میرے حصّے مین مئے عشق کا ساغر آیا

دیگر

آج قسمت درِ خواجہ پہ مجھے لائی ہے — یہی وہ در ہے جہان لُطفِ جبین سائی ہے

تھا بہت دور مگر کھینچ بُلایا مجھکو — جانتے تھے کہ یہ نیّت کا تمنائی ہے

مین نے اجمیر مین جسوقت قدم رکّھا ہی — تہنیت کیلیے جنّت کی ہوا آئی ہے

مجکو دیکھو قدمِ حضرتِ خواجہؒ دیکھو
آج تو ذرہ و خورشید مین یکجائی ہی

خاکبوسی کو جھکا ہون تو دھڑکتے دلسے
میرے خواجہؒ مرے خواجہؒ کی صدا آئی ہی

شاہِ آصف کی ہوئی دولتِ بیعت یہ نصیب
جنکے قدمون سے لگی خلقِ خدا آئی ہی

مرحبا دولتِ دارین لٹانے والے
کسنے اس در سے مرادین نہین پائی ہی

مثلِ پروانہ ہے روضے پہ ہجومِ عشاق
رہکے خلوت مین عجب انجمن آرائی ہی

بادشاہون کا بھی دربار نہ دیکھا ایسا
حق نے کیا شان عطا آپکو فرمائی ہی

جرعہ نوشانِ عقیدت کو مزے آتے ہین
جسطرف دیکھئے رحمت کی گھٹا چھائی ہی

گنبدِ پاک یہ ہے یا کوئی خورشید جمال
جلوہ افروز بصد عشوہ و رعنائی ہی

محو کر دیتی ہی انسان کو تجلّی اسکی
خود تماشا ہی جو روضے کا تماشائی ہی

نذر کے واسطے کچھ اور مرے پاس نہین صدقہ اک درد کا مارا دلِ شیدائی ہے

چاہتا ہون دلِ مُردہ مرا زندہ ہو جاے آپ ہی سے مجھے اُمیدِ مسیحائی ہے

نابلد کوچۂ عرفان سے ہون لیکن پھر بھی نازِ اسپر ہے کہ حضرت سے شناسائی ہے

کچھ کہے کوئی مگر مین تو کہون گا یہ جلیل

جسکو خواجہؒ کا نہ سودا ہو وہ سودائی ہے

رباعی

اے خواجۂ خواجگان معین عالم
اے قطب جہان مہر مبین عالم

کیا وصف کرے آپکا ناچیز جلیل
ہین آپ تو فخر بہترین عالم

دیگر

سرسبز ہوا آپ سے باغ عرفان
لاکھون کو کیا مست ایاغ عرفان

ہے یہ اثر گرمی باطن ابتک
ہر بزم مین جلتا ہے چراغ عرفان

Post Graduate Library
College of Arts & Commerce, O. U.

تمت بالخیر بتاریخ ۲۵ شوال المکرم سنہ ۱۳۴۶ ہجری